



سوال

(55) مسئلہ تقدیر

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسئلہ تقدیر کی کیا اصلیت ہے اور کسب اور خلق میں کیا فرق ہے؟ یعنی جن اشخاص کو خدا تعالیٰ نے دوزخی بنا دیا ہے اور ان کو اسی کے لیے پیدا کیا تو پھر ان پر کیا الزام ہے؟ اور پھر ان سے انبیاء کی اتباع و تصدیق کا مطالبہ کرنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ ازراہ کرم کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ تقدیر کی اصلیت دو چیزیں ہیں ایک علم ایک قدرت، علم اس طرح کہ بندے کو جب خدا نے پیدا کیا تو اس نے نیکی کرنی تھی یا بدی۔ اس کا علم اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی تھا۔ سو اس کو لوح محفوظ کی صورت میں پہلے ہی لکھ دیا۔ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اس لیے بندے نے کیا یہ غلط ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بندے نے کرنا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے قلم کو حکم ہوا "اَلکُتُبُ لکُھ۔ قلم نے کہا "ما اکتب" (میں کیا لکھوں) حکم ہوا۔

«اَلکُتُبُ التَّقْدِرُ فِکْتُبِ مَا کَانَ وَ مَا هُوَ کَانَ اِلَى الْاَبَدِ»

ترجمہ :- تقدیر لکھ! پس قلم نے جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونا تھا لکھ دیا۔

بتلایئے! اس میں اللہ کا کیا قصور؟ ہاں اگر اللہ کا لکھنا بندے کے لیے رکاوٹ ہوتا تو پھر اعتراض کرنے والا اعتراض کر سکتا تھا کہ بندے کا کیا قصور؟ لیکن جب ایسا نہیں بلکہ بندے نے جو کچھ کرنا تھا قلم نے خدا کے حکم سے وہی لکھا۔ پھرتے پر بھی بندے کو نہیں پکڑا۔ بلکہ بندے نے جب فعل کر لیا اس وقت پکڑا۔ پس اب علم کے لحاظ سے کوئی اعتراض نہ رہا زیادہ وضاحت کے لیے اس کو یوں سمجھئے کہ اگر بالفرض خدا کو علم نہ ہوتا تو بھی بندے نے نیکی یا بدی کرنی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کو علم ہونے سے کونسا جبر آگیا۔

رہا قدرت کاملہ، سو یہ نہایت نازک ہے بڑے بڑے عقلاء اس میں حیران ہیں۔ خدا تعالیٰ بندوں کو ہر طرح سے آزما تا ہے۔ بدنی آزمائشیں بھی آتی ہیں، عقلی بھی۔ تقدیر کا مسئلہ عقلی آزمائش ہے مگر اس کو ایسا بھی نہیں کیا کہ بالکل مبہم رکھا ہو۔ بلکہ ایمان کے لیے جس قدر ضرورت تھی اتنا پردہ اٹھا دیا۔ تفصیل اس کی یہ کہ ہر مخالف موافق اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے پاک ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جبر جیسا کوئی نقص نہیں۔ ایک تو اس میں حکمت کا خلاف ہے کہ خود ہی ایک فعل کرے اور اس پر سزا دے۔ دوسرے اس میں بندے کو ناحق تکلیف دینا ہے۔ جس کو ادنیٰ سے ادنیٰ عقل والا بھی لچھا نہیں سمجھتا۔ ایک کی جان دکھ میں ہو۔ دوسرے کا تاشد، اور اس میں بھی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ جس کا اثر اس کا خالق ہونا ہے۔ اگر بندہ بھی خالق ہو تو یہ شرک فی الرلو بہت ہے جو بڑا شرک ہے۔ پس معلوم ہوا کہ بندہ مجبور بھی نہیں اور مختار مطلق بھی نہیں۔

